نظام ٹریفک: دوسری قسط:

پولیس اور نظام احتساب کے متعلق قانونی اور شرعی تحقیق

ساجد الرحمن صدیقی کاندھلوی

ولایت مظالم کے اختیارات:

الماوردی اور ابو یعلی نے والی مظالم کے اختیارات کے ضمن میں دس امور بیان کیئے ہیں۔(الاحکام السلطانیہ،للماوردی ص۸۰،۸۳۔ الاحکام السلطانیہ،لابی یعلی ص۷۶،۷۸)۔

(۱)والی مظالم ان تمام معاملات کا جائزہ لے سکتا ہے جن میں کسی والی یا حاکم نے رعایا کے کسی فرد پر کوئی تعدی یا زیادتی کی ہو یا سرکاری معاملات میں ناروا سختی کی ہو۔

ان مظالم،ناانصافیوں اور زیادتیوں کی تلافی کیلئے ضروری نہیں ہے کہ جس پر زیادتی ہو وہی اس امر کا مرافعہ کرے بلکہ والی مظالم خود ان امور پر نظر رکھے گا اور جہاں کہیں بھی وہ اس قسم کی ناانصافی پائے وہ اس کی تلافی کرے اور اس کا سدباب کرے۔

اس میں فقہی نکتہ یہ ہے کہ درحقیقت خلیفہ(یا سربراہ حکومت)مملکت کے تمام معاملات اور عوام کے تمام مسائل کے بارے میں ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔اس مسئولیت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ خود مملکت کے تمام افراد کے معاملات کی نگرانی کرے اور عمال حکومت جو فرائض انجام دے رہے ہیں پر پوری نظر رکھے اور بڑی جزرسی اور تحقیق کے ساتھ ان کا حساب لے تاکہ اگر کہیں ظلم واقع ہو رہا ہو تو اس کا تدارک کیا جائے۔(نظام الحکم فی الاسلام ص۶۶۱،۶۶۶۔السلطانیت الثلاث ص۴۵۲،۴۵۴)۔(کتاب ادب القاضی:ص۷۰۵،۷۱)۔

(۲)محصول اور مالی واجبات کی وصول یابی میں ناانصافیوں کا ازالہ۔۔۔۔اس سلسلے میں والی مظالم شریعت کے اصول انصاف کے پیش نظر ایسے عمال پر گرفت کرے جنہوں نے مقررہ واجبات سے زائد کچھ وصول کیا ہو یا اس میں کوئی ناانصافی کی ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ مالی تدارک ہونا چاہئے۔اسلئے کہ جہاں تک شرعی مالی واجبات مثلاً زکوۃ وعشر وغیرہ کا تعلق ہے تو شریعت نے اس کی مقداریں متعین کردی ہیں صاف ظاہر ہے کہ ان میں ردوبدل کا کسی کو اختیار نہیں ہے شرعی واجبات کے علاوہ حکومت جو ٹیکس عائد کرتی ہے وہ بھی منصفانہ ہونے پائیں۔اور ایسے ہونے چائیں کہ دہندگان انہیں بآسانی اور بہ سہولت ادا کرسکیں۔

ٹیکسوں کی مقدار اور انواع میں ناروا اضافہ بجائے خود ایک ظلم ہے۔رجسٹروں میں داخل یا خارج کرنے والے منشی عام مسلمانوں کی جائیدادوں کے امین ہوتے ہیں ان کی کاروائیوں کی نگرانی رکھے،اگر داخل خارج کرنے میں حق کے برخلاف کوئی کمی بیشی ہو تو اس کو درست کردے۔اور ایسا کرنے والوں کو سزا دے۔کہتے ہیں کہ منصور کو اطلاع ملی کے چند منشیوں نے رجسٹروں میں تغیر وتبدل کیا ہے۔اس نے انہیں حاضر کرنے حکم دیا اور سزا دلوائی۔ایک نوجوان نے پٹتے ہوئے یہ شعر پڑھے۔

اطال اللہ عمرک فی صلاح و عزا یا امیر المو مینا
بعفوک نستجیر فان تجرنا فانک عصمۃ للعالمینا
ونحن الکاتبون وقد اسانا نھبنا للکرام الکا تبینا

(اے امرالمومنین اللہ تعالیٰ آپ کی عمر صلاح وعزت کے ساتھ دراز فرمائے ہم آپ کی معافی کی پناہ چاہتے ہیں اگر آپ نے پناہ دے دی تو یہ آپ کی شایان شان ہے کہ آپ دنیا کیلئے پناہ ہیں۔ہم کاتب اور قصوروار ہیں۔لہٰذا ہمیں کراما کاتبین کے حوالے کردیجیئے۔

یہ سن کر منصور نے ان کو چھوڑ دیا اور وہ نوجوان چونکہ بے قصور،امانت دار اور شریف بھی تھا،اس پر بہت کچھ کرم واحسان کیا۔مذکورہ بالا تین قسموں میں مستغیث کا حاضر ہونا ضروری نہیں،خود حاکم کو نگرانی اور اصلاح کرنی چاہیئے۔

(۴) تنخواہیں تقسیم کرنے والوں کی تعدی مثلاً کم دینا یا دیر سے دینا۔والی مظالم کو چاہیئے کہ تنخواہوں کے رجسٹر کا معائنہ کر کے اس کے مطابق تنخواہیں جاری کردے۔جس قدر تنخواہیں کم دی گئی ہوں یا بالکل نہ دی گئی ہوں۔اگر حکام بالا نے دبالی ہوں تو ان سے لے کر ورنہ بیت المال سے مستحقین کو دلائے۔ایک فوجی افسر نے مامون کی خدمت میں لکھا کہ فوجی سپاہی آپس میں لڑتے اور ادھر ادھر لوٹ مار کرتے پھرتے ہیں مامون نے جواب لکھا اگر تم انصاف کرتے اور تنخواہیں پوری پوری تقسیم کرتے تو نہ آپس میں لڑتے اور نہ لوٹ مار کرتے۔اس نے افسر کو معزول کردیا اور سپاہیوں کی تنخواہیں باقاعدہ جاری کرادیں۔

(۵) غصب شدہ اموال کو واپس کرانا۔

غصب کی دو صورتیں ہیں:

الف: صاحبان اقتدار کا غصب، کہ حاکم اور صاحب اقتدار کسی شخص پر ظلم وزیادتی کر کے یا انتقام لیتے ہوئے اس کی کوئی ملکیت غصب کرنے اس صورت میں والی مظالم کا فرض ہے کہ وہ مغصوبہ چیز کو واپس کرائے،خواہ جس پر یہ زیادتی ہوئی ہو وہ شکایت کرے یا نہ کرے۔

ب: انفرادی طور پر کسی شخص کا کسی کی کوئی شئے غصب کر لینا،اور معاشرے کے صاحب اثر ونفر ذ افراد کا لوگوں کی ملکیتیں دبالینا اس صورت میں والی مظالم اس غصب کو اس صورت میں واپس دلاسکتا ہے جب حسب ذیل چار طریقوں میں سے کسی طریقہ پر غصب ثابت ہوجائے۔

(۱) غاصب خود اعتراف کرلے۔

(۲) والی مظالم کو اس غصب کا علم ہوجائے۔

(۳) ثبوت اور گواہ فراہم ہوجائیں۔

(۴) یا یہ خبر کہ فلاں غاصب نے فلاں شخص کی کوئی ملکیت غصب کرلی ہے،عام اور مشہور ہوجائے۔

(٦) وقف املاک کی نگرانی اوران کے دائرے میں سرزد ہونے والی ناانصافیوں کی تلافی۔

وقف کی دو صورتیں ہیں:

الف: وقف عام،، وقف عام میں اگر کوئی ناانصافی اور زیادتی ہوئی ہوتو والی مظالم اس کا تدارک کرے۔اوراس کے لئے ضرورت نہیں ہے کہ کوئی مظلوم اس کی فریاد کرے زخود والی مظالم اس ناانصافی کا سدباب کرے۔اور اگر واقف کی شرائط وقف میں ردوبدل ہو گیا ہےتو ازسرنو اس وقف کو واقف کی شرائط کے مطابق بنادے۔

ب: وقف خاص،، وقف خاص کی صورت میں والی مظالم اس وقت کسی ناانصافی کی تلافی کرے جب کوئی مظلوم اس کی فریاد کرے اور ظلم کے ثبوت کیلئے گواہ پیش کرے۔

(٧) جن معاملات میں قاضی فیصلہ نہ کرسکتا ہو یااس کا فیصلہ نافذ نہ ہوسکتا ہوخواہ اس کی وجہ متعلقہ عدالت (قاضی) کی کمزوری ہو یااس کی وجہ مدعی علیہ کا ایسا صاحب اقتدار وقوت ہونا ہو کہ اس کے خلاف فیصلہ کرنا دشوار ہوجائے یا فیصلہ ہوجانے کی صورت میں اس کا نفاذ دشوار ہوجائے۔ایسی صورت میں بھی والی مظالم اس ناانصافی کی تلافی کرے گا۔

(٨) محکمۂ احتساب اگر اپنے متعلقہ فرائض (مثلا نامشروع افعال کی کھلم کھلا خلاف ورزی کو روکنا، راستوں میں ظلم وتعدی نہ ہونے دینا، کسی کا حق ضائع نہ ہونے دینا، کی انجام دہی سے عاجز ہوتو اس کی اعانت کرے، لوگوں سے تمام حقوق اللہ کے متعلق مواخذہ کرے اوران کے مطابق عمل کرنے پر مجبور کرئے۔مذکورہ دونوں صورتوں میں یہ ضروری ہے کہ والی مظالم قاضی اور محتسب سے زیادہ مقتدر اور بااختیار ہوتا کہ وہ اپنے فیصلے کو نافذ کرا سکے۔

(٩) جمعہ، عیدین، حج اور جہاد وغیرہ عبادات ظاہرہ اوران کی شرائط میں کوتاہی نہ کرنے دے اس لیئے کہ فرائض اور حقوق خداوندی کی ادائیگی اور بجاآوری سب سے مقدم ہے۔

(١٠) فریقین مقدمہ اوران کے فیصلے کے متعلق زیادہ غور اور توجہ سے کام لے۔مقتضائے حق کے خلاف نہ کرے۔کیونکہ وہ قاضی اور حکام کے فیصلوں کے موافق فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔بعض اوقات حاکم فوجداری مقدمہ واضح نہ ہونے کی وجہ سے جائز حدود سے تجاوز کر جاتا ہے۔ایسا کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔

مظالم اور قضاء میں فرق:

الماوردی اورابویعلی نے مظالم اور قضاء میں دس فرق بیان کیئے ہیں۔

(١) ناظر مظالم کو طاقت ور اور دبدبہ والا ہونا چاہیئے تاکہ وہ فریقین کو نزاع ختم کرنے پر مجبور کرسکے اور ظالموں کو ظلم سے اور دوسروں کا مال غصب کرلینے اور دبالینے سے باز رکھ سکے۔یہ قوت واختیار قاضی کو حاصل نہیں ہے۔

(٢) ناظر مظالم لازمی امور کے ساتھ ساتھ جائز امور کو بھی زیر غور لا سکتا ہے۔ (جبکہ قاضی انہی امور پر فیصلہ دے سکتا ہے، جواز روئے قانون لازم ہوں) اس لئے ناظر مظالم کا دائرہ اختیار اس اعتبار سے بڑھا ہوا ہے۔

(٣) ناظر مظالم فریقین کو تہدید کر سکتا ہے اور ڈرا دھمکا کر اصل صورت حال معلوم کر سکتا ہے۔ جبکہ قضاء قانونی ضوابط کی پابند رہتی ہے۔

(٤) جس شخص کا ظلم وتعدی کرنا معلوم ہو اس کی تادیب واصلاح کر سکتا ہے۔

(٥) مقدمہ کی بابت زیادہ تحقیق وتنقیح کی ضرورت ہو اور امید ہو کہ غور وفکر سے حالات واسباب اصلیت کے ساتھ آشکار ہو جائیں گے تو ناظر مظالم تصفیہ میں تاخیر کر سکتا ہے اور دوسرے حکام اگر کوئی فریق مقدمہ بعجلت فیصلہ کا طلب گار ہو تو تاخیر کرنے کے مجاز نہیں۔

(٦) ناظر مظالم مناسب سمجھے تو فریقین کو مصالحت پر مجبور کر سکتا ہے تاکہ آپس میں رضامندی کے ساتھ سمجھوتہ نہ کر لیں۔ لیکن قاضی دونوں کی رضامندی کے بغیر ایسا نہیں کر سکتا۔

(٧) اگر فریقین انصاف واعتراف حقوق پر آمادہ نہ ہوں تو ناظر مظالم پولیس کی حراست میں دے کر اگر مقدمہ کی نوعیت ضمانت کے قابل ہو تو ضمانت پر رہا کر سکتا ہے، تاکہ رد حقوق اور ایک دوسرے کی تکذیب سے باز آ کر انصاف کو قبول کریں۔

(٨) جو لوگ مجہول الحال اور عدالت قضاء کے نزدیک نا قابل شہادت ہوں ناظر مظالم ان کی شہادت سن سکتا ہے۔

(٩) شاہدوں کے بیان مشکوک ومشتبہ معلوم ہوں تو ان سے حلف لے سکتا ہے۔ نیز ازالہ شک کے لئے شاہدوں کی تعداد بھی بڑھا سکتا ہے مگر دوسرے حکام ایسا نہیں کر سکتے۔

(١٠) فریقین کی نزاع کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے ابتداء شاہدوں کے بیانات سن سکتا ہے اور برخلاف اس کے قاضیوں کی طریقہ یہ ہے کہ مدعی سے گواہ طلب کرتے ہیں اور مدعی کے کہنے پر ان کے بیانات لیتے ہیں۔

مظالم کی عدالت اور طریقہ کار:

اسلام کے نظام عدل وانصاف میں صرف قضاء کا شعبہ نہیں ہے بلکہ درحقیقت اسلام کا نظام عدل وانصاف تین شعبوں پر مشتمل ہے۔

حسبہ، مظالم، قضاء، ولایت مظالم (یا شعبہ رفع مظالم) خاص طور پر ان ناانصافیوں اور زیادتیوں کی تلافی کے لئے ہے جو بااثر اور باحیثیت شخصیات کی طرف سے عام لوگوں پر واقع ہوئے ہوں، اور جن میں قضاء فیصلہ نہ دے سکے یا اپنے فیصلہ کو نافذ نہ کرا سکے۔

اسی لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ یہ شعبہ یا تو بذات خود سربراہ مملکت (خلیفہ) یا اس کے وزیر اور نائب کے پاس ہوتا کہ اس کے اقتدار سے بالاتر کسی کا اقتدار نہ ہو اور وہ فوری طور پر فیصلہ عدل کو نافذ کر دے۔ مظلومین کی دادرسی کرے اور ستم رسیدگان کو جور وستم سے رہائی دلائے۔

امام غزالیؒ کی رائے:

امام غزالیؒ تاریخ اسلام کی ایسی عظیم شخصیت ہیں جن کی وسیع النظری کی نظیر تلاش کرنا بھی دشوار ہے۔ چند ہی ہستیاں ہوں گی جن کو بلا تردد ان کی صف میں کھڑا کیا جاسکتا ہو، ان کی تصنیف احیاء علم الدین یوں تو علم الاخلاق اور تصوف کے زمرے میں شمار ہوتی ہے مگر اسلامی علوم کے بے شمار پہلو ہیں جن کے بارے میں یہاں بڑے پتہ کی بات مل جاتی ہے انہوں نے جہاں جو بات کہہ دی اپنے موضوع پر وہی سنگ میل قرار پائی، انہوں نے اپنے مخصوص اسلوب بیان میں ''احتساب'' پر بھی کلام کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر اختصار کے ساتھ ان کی تحقیق کو بیان کر دیا جائے۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ:

''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' ایک ایسا جامع اور ہمہ گیر فریضہ ہے جس پر پورے دین کی اساس قائم ہے اس کام کو نظر انداز کر دینا اور ترک دینا نبوت کو معطل کر دینا اور ''دین کا نظام ضائع کر دینا اور دیانت کو ختم کر دینا ہے۔ یہ ایسی صورت حال ہے جس میں جہالت وفساد کا پھیل جانا اور انسانی معاشرے کا تباہ ہو جانا یقینی ہے۔ (الغزالی، احیاء علم الدین ۲۰_۳۰۶_طبع بیروت)۔

حسب (احتساب) ایسا جامع عنوان ہے جس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تمام پہلو سما جاتے ہیں۔ (ایضاً ص ۳۱۲)۔

اور وہ تمام برائیاں جو موجود اور ظاہر ہوں اور محتسب کو بغیر تجسس اور اجتہاد کے معلوم ہو جائیں کہ یہ منکر ہیں، حسبہ میں داخل ہیں۔

وہ امور جن پر احتساب جاری ہوتا ہے:

اس سے معلوم ہوا کہ جن امور میں احتساب ہونا چاہیئے ان کی چار شرائط ہیں۔

ا۔ پہلی شرط یہ ہے:

کہ جس امر پر احتساب ہو وہ ''منکر'' ہونا چاہیے اور منکر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ''ایسی صورت حال جس میں واقع ہونا از روئے شریعت ناپسندیدہ اور ممنوع ہو'' اس مقام پر ''معصیت'' کے بجائے منکر کا لفظ اس لیے استعمال ہوا ہے کہ ''منکر'' کا لفظ سے زیادہ عام اور زیادہ وسیع ہے۔ مثلاً بچہ اگر شراب پی رہا ہو تو یہ معصیت نہیں ہے مگر ''منکر ضرور ہے اسی طرح اگر مجنون کسی برائی کا ارتکاب کرے تو یہ ''معیت'' نہیں ہے منکر ہے۔ (اس لیے کہ بچہ اور مجنون مکلف نہیں ہیں اور معصیت کا صدور مکلف شخص سے ہوا کرتا ہے)۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے:

کہ جس وقت ''منکر'' کا احتساب کیا جا رہا ہو اس وقت وہ موجود ہو یعنی اس منکر پر احتساب نہیں ہوگا، جو ماضی مین ہو چکا ہو یا جس کا مستقبل میں کیئے جانے کا ارادہ ہو۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے:

کہ ''منکر'' ظاہر ہو اور محتسب کو اس لیے تجسس نہ کرنا پڑے، جو شخص اپنے گھر میں چھپا کر کوئی گناہ کر رہا ہو تو اس تجسس کرنا جائز نہیں ہے۔
روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کسی کے گھر کی دیوار پر سے اتر کر اندر گئے اور کسی برائی میں مصروف دیکھ کر سرزنش کی۔ اس شخص نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے اللہ کی نافرمانی ایک پہلو سے کی ہے اور آپ نے تین پہلوؤں سے کی ہے۔ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ تجسس کیا۔ اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ گھروں میں دروازوں سے داخل ہو، اور آپ دیوار پر سے آ گئے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب کسی کے گھروں میں جاؤ تو سلام کرو، اور آپ نے سلام نہیں کیا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اس سے درگزر کیا اور اسے توبہ کی تاکید کی، حضرت عمر نے اس واقعہ کی بناء پر صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ اگر امام خود کسی کو حد کے گناہ ارتکاب کرتے ہوئے دیکھے تو وہ حد جاری کر سکتا ہے اس پر حضرت علی نے فرمایا کہ حد کا معاملہ دو عادل گواہوں کی گواہی پر موقف کیا گیا ہے۔ اس لیے تنہا امام کا سزا دینا درست نہ ہوگا۔
کسی منکر کے ظاہر ہونے یا پوشیدہ ہونے کی حدود اس طرح واضح کی جا سکتی ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر کے اندر جا بیٹھے تو کسی معصیت کا پتہ لگانے کے لیے اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں داخل ہونا درست نہیں ہے البتہ اگر گھر سے باہر ہو جائے گی، اور اس کا احتساب کیا جائے گا، مثلاً گانے بجانے کی آوازیں باہر سنی جائیں، یا شراب کے نشہ میں لوگ جس طرح کام شور کرتے ہیں۔
اس طرح کا شعور باہر سنا جائے، یا کسی شخص کے منہ سے شراب کی بو محسوس کی جائے تو ان صورتوں میں احتساب کیا جائے گا، اس لیے کہ بو کا آنا ظن غالب ہے اور علم کے درجہ میں ہے۔ اور اس لئے یہ معصیت پوشیدہ نہیں رہی بلکہ ظاہر ہو گئی، اور ظاہر برائی کے مٹانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس ظاہر ہو جانے کو آنکھوں سے دیکھنے کی صورت میں منحصر نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس میں جملہ حواس خمسہ کی دلالتیں شامل ہیں کیونکہ ان سب سے علم ہوتا ہے۔

۴۔ چوتھی شرط یہ ہے:

کہ اس امر کا منکر ہونا معلوم اور متعارف ہو اور یہ جاننے کے لیے کہ یہ منکر ہے یا نہیں ہے، اجتہاد کی ضرورت نہ ہو، اگر اجتہاد کی ضرورت ہو تو ایسے کسی امر میں احتساب نہیں ہے۔

محتسب کے فرائض کا خلاصہ:

الماوردیؒ، ابو یعلیٰؒ، ابن تیمیہؒ، الغزالیؒ اور ابن بسام نے محتسب کے فرائض کی جو تفصیلات بیان کی ہیں، اور جن کا کافی بیان پہلے آچکا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ ان کو یہاں اختصار کے ساتھ ذکر کر دیا جائے۔

محتسب کے اہم فرائض یہ ہیں۔

(۱) عبادات کی نگرانی:

محتسب اس بات پر نظر رکھے گا کہ عبادات وفرائض بخوبی انجام دیئے جا رہے ہیں اور اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کی جا رہی ہے، بلکہ ادائے نماز اور ادائے زکوٰۃ نماز با جماعت، مساجد کی صفائی، نظامت اور انتظام وغیرہ تمام امور عمدگی سے پورے کیئے جا رہے ہیں، محتسب صرف فرائض ہی کی دیکھ بھال نہیں کرے گا بلکہ وہ مستحبات اور مندوبات پر بھی نظر رکھے گا، مثلاً نماز کی بروقت ادائیگی وغیرہ۔

(۲) آداب عامہ کی نگرانی:

جو امور آداب کے برخلاف ہوں محتسب لوگوں کو ان سے باز رکھے گا، مثلاً خواتین کے لیے مخصوص بازاروں میں مردوں کے داخلہ کو روکے گا، ایسے ہی حمام وغیرہ میں کسی بے حیائی کی بات کے ارتکاب سے باز رکھے گا، چنانچہ اگر کوئی شخص ایسی کسی بات کا مرتکب پایا جائے تو محتسب اسے تعزیری سزا دے گا۔ (نظام الحکم فی الاسلام ص ۷۰۰ بحوالہ نہایۃ الرتبہ)۔

(۲) صحت عامہ کی نگرانی:

الف: محتسب کا کام ہے کہ اطبا سے عہد لے کہ وہ کسی کو نقصان دہ دوا نہیں دیں گے۔ کسی کو زہر فراہم نہیں کریں گے، عام لوگوں کو دوا کے نسخے نہیں بتائیں گے اور مردوں کو قطع نسل اور عورتوں کو اسقاط کی دوائیں نہیں دیں گے۔

جو شخص طب کا علم نہ رکھتا ہو وہ طباعت نہ کرے۔ اگر ایسا شخص طب کا کام کرے تو محتسب اسے سزا دے اور وقتاً فوقتاً ماہر طبیبوں کے ذریعہ طب میں مشغول افراد کا امتحان کرائے۔ ماہرین چشم اور جراحوں پر محتسب نظر رکھے کہ کوئی ناتجربہ کار اور نااہل اس کام میں مشغول نہ ہونے پائے۔ (ایضاً ص ۷۰۲)۔ **ب:** محتسب اس امر کی نگرانی کرے کہ حمام صاف ستھرے ہوں اس میں نظافت اور صفائی کا پورا انتظام ہو اور خوشبو بھی جلائی گئی ہو اسی طرح شہر کی صفائی اور نظافت کی نگرانی کرے۔ کسی جگہ گندہ پانی یا غسل کا پانی ٹھہرنے نہ پائے۔

(۳) خوردنی اشیاء کی نظافت:

تمام خوردنی اشیاء کی صفائی اور نظافت پر نظر رکھنا محتسب کا اہم فریضہ ہے۔ ان میں کسی طرح کی ملاوٹ اور فریب نہ ہونے پائے، خوردنی اشیاء کی فروخت کرنے والے ان اشیاء کو گرد وغبار اور مکھیوں سے بچائیں اور ہر شے ڈھکی ہوئی ہو، سالن وغیرہ کا مطلوبہ معیار پورا ہو۔ اور صحیح طور پر کھانے پکائے گئے ہوں۔ (ایضاً ۷۰۴)۔

(۴) بازاروں کی نگرانی:

ہر طرح کے ناپ تول کے پیمانوں کی نگرانی اور اس امر کا سد باب کہ کسی طرح کا فریب اور دھوکہ نہ ہوسکے۔ محتسب کا فریضہ ہے۔

الف: محتسب بازار میں ہر پیشہ سے متعلق:

اس کا جاننے والا اپنا نائب مقرر کردے جو اسے ان لوگوں کے دھوکہ فریب اور چالوں سے اگاہ کرے تاکہ ان کا سد باب کیا جاسکے ،اور بازاروں کی صفائی اور نظافت کا بندوبست کرائے۔ (ایضاً ۷۰۔ ۷۰۷)۔

ب:۔ عام راستے اور مکانات:

اس امر کی نگرانی کرنا بھی محتسب کے فرائض میں داخل ہے کہ لوگ اپنے گھروں کے چھجے مقررہ حدود سے باہر نہ نکالیں، ان کے گھروں کے پرنالے سڑک پر نہ گریں اور ان کے گھروں کی باہر آنے والی نالیاں صاف اور ڈھکی ہوئی ہوں۔ (ایضاً ۷۰۷)۔

ج:۔ اوزان اور پیمانے:

تمام اوزان اور پیمانوں کی جانچ پڑتال بھی محتسب کا کام ہے کہ کہیں کوئی فریب دہی وقع نہ ہو کوئی تاجر اوزان اور پیمانوں میں کسی طرح کی فریب کاری نہ کرنے پائے۔ (جاری ہے......)۔

نرخنامہ برائے اشتہارات

بین الاقوامی معیار کا تحقیقی سہ ماہی مجلہ

''المباحث الاسلامیہ (اردو)''

Ret List for Advertisement

Quarterly International Magazine ALMABAHIS-AL-ISLAMIA

(1) آخر صفحہ رنگین........4000روپے (2) اندرون آخر صفحہ رنگین.......3000روپے

(3) اندرون صفحہ اول رنگین.........3,000روپے (4) مکمل صفحہ سادہ.........1500روپے

(5) آدھا صفحہ سادہ.........1000روپے (6) ایک تہائی صفحہ سادہ.......500روپے

یہ پاکستان اور دنیا بھر کے لائبریریوں کا واحد منتخب اسلامی تحقیقی مجلہ ہے۔

اپنے کاروبار کی تشہیر کے لئے سہ ماہی مجلہ ''المباحث الاسلامیہ (اردو)'' میں اشتہار دے کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

فون: 0928-331353 فیکس: 0928-331355 ای میل almubahisulislamia@yahoo.com